صدیقی اور سعید ملک کے نام درج تھے، لیکن یہ تبصرہ مولانا مودودی کا تحریر کردہ تھا۔ کتاب ان کے نام سے شائع نہ کرنے میں شاید یہ مصلحت کارفرما تھی کہ مولانا اس زمانے میں جیل میں نظربند تھے۔ کتاب کے اصل مولف کے بارے میں زبانی روایات تو موجود تھیں، مگر کوئی دستاویزی شہادت میسر نہ تھی۔ اب کتاب کا دوسرا ایڈیشن مولانا کے نام سے شائع کیا گیا ہے اور دیباچے میں جناب نعیم صدیقی نے اصل صورت حال کی وضاحت کر دی ہے۔

قادیانیوں کے خلاف ۱۹۵۳ کی تحریک کا پس منظر اور مسئلہ قادیانیت کی تفہیم کے سلسلے میں یہ ایک مفید کتاب ہے۔ سید مودودی نے اپنے مخصوص کلامی انداز میں نہایت عمدگی کے ساتھ رپورٹ کا تجزیہ و تحلیل کیا ہے۔ یہ تاریخی نوعیت کی ایک کتاب ہے۔ آج ۴۰، ۴۲ برس بعد اسے شائع کرتے ہوئے، بعض مقامات پر توضیحی حاشیے شامل کیے جاتے تو قاری کے لیے ان مقامات و مسائل کو سمجھنا آسان ہوتا۔ (ر - ہ)

غلام عباس : سوانح و فن کا تحقیقی مطالعہ، سویامانے (یاسر)۔ ناشر: سنگ میل پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۲۹۵۔ قیمت: ۲۱۰ روپے۔

پاکستانی جامعات میں ایم اے اردو اور ایم فل کی سطح پر ہر سال تیار ہونے والے سیکڑوں تحقیقی مقالوں میں بہت کم، بہت ہی کم ایسے ہوتے ہیں، جنھیں ادبی یا سائنسی علوم کی کسی جہت میں فی الواقع ''تحقیق'' قرار دیا جا سکے۔ اس لیے تحقیقی مقالات کو چھاپنا تو کجا، بعض اوقات چھپانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ع: تو خود بھی شرمسار ہو، مجھ کو بھی شرمسار کر... مگر کبھی کبھی استثنائی مثالیں بھی سامنے آتی ہیں۔ زیر نظر مقالہ اسی طرح کی ایک عمدہ مثال ہے۔

اس کے مصنف ایک جاپانی طالب علم سویامانے ہیں، جنھوں نے پہلے اوساکا میں، پھر پاکستان آ کر، پنجاب یونی ورسٹی، اورینٹل کالج لاہور میں، بڑی محنت سے اردو زبان سیکھی۔ پھر اردو میں لکھنے پڑھنے اور تحقیق کرنے کی ایسی مشق بہم پہنچائی جو بعض اعتبار سے پاکستانی طلبہ کے لیے بھی قابل رشک ہے۔ بے شک وہ فصیح و بلیغ، بامحاورہ اور بے عیب اردو لکھنے پر اہل زبان کی سی قدرت نہیں رکھتے مگر ان کے زیر نظر مقالے کا معیار، ہمارے طلبہ کے لکھے ہوئے مقالوں کے اوسط معیار سے کہیں بہتر ہے۔

غلام عباس (۱۹۰۹-۱۹۸۲) اردو کے نامور افسانہ نگار ہیں۔ اردو کے جید اور نامور نقادوں نے ان پر بیسیوں چیزیں لکھی ہیں۔ اس لیے کسی طالب علم کے لیے اس موضوع پر کوئی نئی بات پیدا کرنا بہت مشکل ہے۔ چنانچہ نہ سہی کہ سویامانے نے غلام عباس کے افسانوں پر کوئی بہت گہری یا تنقیدی نکتہ آفرینی کی ہو، مگر انھوں نے اس موضوع پر دستیاب مطبوعہ اور غیر مطبوعہ لوازمے کو جس